OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.12 Issue 13 June 2023

مستضعفین کے حقوق اسلام اور یہودیت—ایک تقابلی مطالعہ

RIGHTS OF THE UNDERPRIVILEGED: ISLAM AND JUDAISM A COMPARATIVE STUDY

Dr. Sumera Safdar
Lecturer, The Women University, Multan.

Dr. Kalsoom Pracha
Professor, Chairperson, Department of Islamic Studies, The Women University, Multan.

Ms. Zainab Zafar
Visting Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Education Lahore, Multan Campus,Multan.

Abstract: Allah Almighty has divided mankind into different classes. Some are rulers and some are governed. Some are independent and some are slaves. Some are strong and powerful and some are disable and weak. There are many benefits in this division for the welfare of human being. In every era Allah Almighty has sent Prophets with Sharia which constitute the rights for all these classes of mankind. In all Holly Books there are signs of rights and treat good toward the oppressed. But just like other orders in Judaism the rights of the oppressed were also distorted. Due to distortions in earlier books, there are rights regarding widows and orphans, but contradictory teachings are found. And there are inconsistent teachings about widows' inheritance and their marriages. In both Israeli and non-Israeli traditions, there are also violent opinions about prisoners. The contrast between the rights of Israelites and non-Israelites slaves clearly exists. The reformation of the rights of the oppressed and the completion of the comprehensive concept are prominently evident in the teachings of Holy Prophet Hazrat Muhammad(ﷺ).

Keywords: Rights, Oppressed, Welfare, Orphans, Prisoners.

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو یکساں ذہنی اور جسمانی صلاحیتیں عطا نہیں فرمائیں بلکہ بعض حکمتوں اور مصلحتوں کے تحت بنی نوع انسان کے مابین فرق اور تنوع رکھا اور یہی فطرت کا حسن ہے لیکن اس فطری اختلاف کے باوجود انہیں یکساں حقوق عطا فرمائے۔ چونکہ سابقہ ادیان تحریفات کی نظر ہوگئے جس کی وجہ سے مستضعفین کے حقوق کے بارے میں تعلیمات بھی تضاد کا شکار ہوگئیں۔ ربِ ذوالجلال نے اسلام کی تعلیمات کے ذریعے کمزور طبقات کی نگہداشت اور کفالت کو کو افرادِ معاشرہ و حکومت کی یکساں ذمہ داری قرار دیا ہے۔

کمزور اور مظلوم طبقات کے حقوق:

یہودیت:

شریعتِ موسوی میں بھوکوں، پیاسوں، بیماروں، مسافروں اور قیدیوں کی خبر گیری، خیر خواہی حسنِ سلوک پر اُخروی نعمتوں کی خوشخبری دی گئی ہے۔

"جب اِبنِ آدم اپنے جلال میں آئے گا اور سب فرِشتے اُس کے ساتھ آئیں گے تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بَیٹھے گا۔ اور سب قَومیں اُس کے سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو دُوسرے سے جُدا کرے گا جَیسے چرواہا بھیڑوں کو بکرِیوں سے جُدا کرتا ہے۔ اور بھیڑوں کو اپنے دہنے اور بکرِیوں کو بائیں کھڑا کرے گا۔ اُس وقت بادشاہ اپنے دہنی طرف والوں سے کہے گا آؤ میرے باپ کے مُبارک لوگو جو بادشاہی بِنایِ عالم سے تُمہارے لئے تیّار کی گئی ہے اُسے مِیراث میں لو۔ کیونکہ میں بُھوکا تھا۔ تُم نے مُجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا۔ تُم نے مُجھے پانی پِلایا۔ میں پردیسی تھا۔ تُم نے مُجھے اپنے گھر میں اُتارا۔ ننگا تھا۔ تُم نے مُجھے کپڑا پہنایا۔ بِیمار تھا۔ تُم نے میری خبر لی۔ قَید میں تھا۔ تُم میرے پاس آئے۔ تب راستباز جواب میں اُس سے کہیں گے اَے خُداوند! ہم نے کب تُجھے بُھوکا دیکھ کر کھانا کھلایا یا پیاسا دیکھ کر پانی پِلایا؟۔ ہم نے کب تُجھے پردیسی دیکھ کر گھر میں اُتارا؟ یا ننگا دیکھ کر کپڑا پہنایا؟۔ ہم کب تُجھے بِیمار یا قَید میں دیکھ کر تیرے پاس آئے؟۔ بادشاہ جواب میں اُن سے کہے گا میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تُم نے میرے اِن سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ یہ سُلوک کیا تو میرے ہی ساتھ کیا۔ پھر وہ بائیں طرف والوں سے کہے گا اَے ملعُونو! میرے سامنے سے اُس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ جو اِبلیس اور اُس کے فرِشتوں کے لئے تیّار کی گئی ہے۔ کیونکہ میں بُھوکا تھا۔ تُم نے مُجھے کھانا نہ کھلایا۔ پیاسا تھا۔ تُم نے مُجھے پانی نہ پِلایا۔ پردیسی تھا تُم نے مُجھے گھر میں نہ اُتارا۔ ننگا تھا۔ تُم نے مُجھے کپڑا نہ پہنایا۔ بِیمار اور قَید میں تھا۔ تُم نے

میری خبر نہ لی۔ تب وہ بھی جواب میں کہیں گے اَے خُداوند! ہم نے کب تجھے بُھوکا یا پِیاسا یا پردیسی یا ننگا یا بِیمار یا قَید میں دیکھ کر تیری خِدمت نہ کی؟۔ اُس وقت وہ اُن سے جواب میں کہے گا میں تم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تم نے اِن سب سے چھوٹوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا تو میرے ساتھ نہ کیا۔ اور یہ ہمیشہ کی سزا پائیں گے مگر راستباز ہمیشہ کی زندگی۔"[1]

ظلم کرنے کی ممانعت:

"جس نے رحم نہیں کیا اس کا انصاف بغیر رحم کے ہوگا۔ رحم انصاف پر غالب آتا ہے۔[2]

مظلوموں کے حقوق:

اسلام دین امن و سلامتی ہے انسانی حقوق کے معاملے میں اس کا مزاج عالمگیر اور منصفانہ نوعیت کا ہے۔ شریعت میں ایسے تمام امور کی سختی سے ممانعت ہے۔ جس میں ناانصافی اور ظلم کا ہلکا سا بھی شائبہ ہو۔ ظلم امن کی ضد ہے۔ اسی وجہ سے اسلام میں اس کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ اور ظالم کو مختلف انداز میں وعیدیں سنائی گی ہیں۔

اسلام اپنے ماننے والوں کو نہ صرف ظلم کرنے سے روکتا ہے بلکہ ظلم پر خاموشی سے اختیار کرنے کو بھی ظالم کی معاونت قرار دیتا ہے۔ ظالم کا ہاتھ سے روکنے اور مظلوم کی ہر طرح سے حمایت و معاونت کی سختی سے تلقین کی گئی ہے۔ چاہے اس کے لئے تلوار کا استعمال ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا[3]

"اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جنگ نہیں کرتے حالانکہ کہ کئی بے بس مرد اور عورتیں اور بچے ایسے ہی ہیں جو (ظلم سے تنگ آکر) عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور ہمارے لئے اپنے پاس سے کوئی دوست بنادے۔ اور ہمارے لئے اپنے پاس سے کوئی مددگار بنادے۔"

حضرت براء بن عازب روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں جن سات باتوں کا حکم دیا تھا ان میں عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا، قسم پوری کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، دعوت قبول کرنا اور سلام پھیلانا شامل ہیں۔[4]

اسلام میں سائلین کے حقوق:

سائلین سے مراد مدد کے لئے سوال کرنے والے لوگ ہیں۔ قطع نظر اس بات کے کہ وہ مستحق ہیں یا نہیں ان کی مدد کرنا فرض ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ [5]

"سائل کو لوٹاؤ اگرچہ ایک کھر ہی کے ساتھ۔"

یتیموں اور بیواؤں کے حقوق:

یہودیت:

1۔ تورات میں بیواؤں اور یتیموں کے ساتھ محبت وشفقت اور حسنِ سلوک کے واضح احکامات موجود ہیں۔

2- یتیموں اور بیواؤں حسنِ سلوک اور بھلائی کی ترغیب ہی نہیں دی گئی بلکہ کسی بھی قسم کی بد سلوکی کی سختی کے ساتھ ممانعت ہے اور اسے عذابِ خداوندی کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ [6]

3۔ یتیموں کے مال میں ناحق تصرف قہرِ خداوندی کو دعوت دینا ہے۔ [7]

4۔ کٹائی کے دوران باقی رہ جانے والی فصل اور پھل دار درختوں کو جھاڑنے کے بعد گرا ہوا پھل مالک کی ملکیت تصور نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کیلئے یہ بات جائز ہو گی کہ وہ اسے اپنے استعمال میں لائے۔ بلکہ وہ یتیموں اور بیواؤں کا حق ہو گا۔ [8]

اسلام میں یتیموں کے حقوق:

اسلام دین رحمت ہے اس کی رحمت اس قدر وسیع ہے کہ اس میں ان سایہ عاطفت سے محروم ہیں۔ ان کی کفالت کرنے والا کوئی نہیں۔ اور وہ خود اپنی ذات کے لئے کوئی مفید سر گرمی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ایسے کمزور افراد کی خیر خواہی اور کفالت کا تصور اسلام سے قبل کسی بھی مہذب معاشرے میں منقود تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یتیموں کے ساتھ ساتھ محبت اور شفقت اور رحمدلی کی اس قدر تاکید فرمائی ہے کہ قرآن پاک میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے۔ کہ قوم بنی اسرائیل سے جن باتوں پر میثاق لیا گیا تھا ان میں ایک یتیموں کے ساتھ حسن سلوک بھی تھا۔ اس حکم کی اس قدر خصوصی تلقین فرمائی گئی ہے کہ اس کے خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے شدید عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ [9]

اہل کتاب کو عبادت کے اصل مفہوم کی تعلیم یوں دی گئی ہے کہ عبادت صرف ظاہری اعمال کا نام نہیں بلکہ محکوم طبقات خصوصاً یتیموں کے ساتھ مالی معاونت اور ہمدردی بھی اس میں شامل ہے۔[10]

کفار و مشرکین کو جن ناپسندیدہ اعمال پر تنبیہ کی گئی ان میں سے ایک یتیموں کے ساتھ بدسلوکی ہے۔[11]

قرآن پاک میں یتامیٰ کے ساتھ خیر خواہی کی پر زور الفاظ میں تلقین کی گئی ہے۔

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ---[12]

"اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ۔۔۔۔"

اموالِ یتیم کی ذمہ داری کا معاملہ کس قدر اہم اور حساس نوعیت کا ہے اس کا ادراک درج ذیل حدیثِ مبارکہ سے کیا جا سکتا ہے۔

حضرت ابوذر بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یا ابا ذر، إني اراك ضعيفا وإني احب لك ما احب لنفسي لا تامرن على اثنين ولا تولين مال يتيم" [13]

"اے ابوذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں اور مجھے تمہارے لئے وہی چیز پسند ہے کہ تم دو آدمیوں کے امیر نہ بنو اور کسی یتیم کے مال کے نگران بھی نہ بنو۔"

قرآنِ پاک میں یتیموں کے اموال میں ناحق اور ناجائز تصرف کو گناہِ کبیرہ قرار دیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ ولی کی ذمہ داری میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ نہ صرف یتیم کے مال کی حفاظت و نگرانی کا فریضہ انجام دے بلکہ مال کو اس قابل بنائے کہ بلوغت کے بعد یتیموں کے حوالے کئے جا سکیں۔[14]

یتیم لڑکیوں کے ساتھ نکاح اگرچہ ان سے ہمدردی کا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن اس کا اجر و ثواب بھی انسان کی نیت پر موقوف ہے۔ صرف ان کی مال و دولت کو اپنے تصرف میں لانے کی نیت سے نکاح کرنا اسلام میں قبیح فعل ہے۔[15]

یتیموں کی کفالت:

اسلام نے یتیموں کے ساتھ حسنِ سلوک کی جابجا تلقین کی جس میں وقتی احسان اور خیر خواہی کی تمام صورتیں بھی شامل ہیں اور ایسی ہمدردی بھی جس کے اثرات دیرپا اور مستقل ہوں جیسا کہ یتموں کی کفالت کرنا تاکہ وہ اس قابل ہو سکیں

کہ خود انحصاری کی منزل کو حاصل کرلیں اور دوسروں کے حقوق کے محتاج نہ رہیں۔ سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

وَأَنَا وَكَافِلُ اليَتِيمِ فِي الجَنَّةِ هَكَذَا» وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالوُسْطَى-[16]

کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ ﷺ نے شہادت اور درمیانی انگلیوں کے اشارہ سے (قرب کو) بتایا۔"

اسلام میں بیواؤں کے حقوق:

قبل از اسلام تمام معاشروں میں خواہ وہ تہذیب و تمدن کے علمبردار ہونے کے دعویدار تھے یا غریب سمجھے جاتے تھے، بیوہ عورتوں کا طبقہ انتہائی مظلومیت کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ انہیں بنیادی انسانی حقوق تو درکنار بعض معاشروں میں زندہ رہنے کا بھی حق حاصل نہ تھا۔ صرف اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس نے اس مظلوم طبقے کو عزت و وقار کے ساتھ جینے کا حق دیا۔

عدت کا حکم:

اسلام نے بیوہ کی جان و مال اور آبرو کو محفوظ رکھنے کیلئے شوہر کی وفات کے ان کی عدت مقرر کی۔[17] حاملہ عورت کے تمام اخراجات شوہر کے ورثا کے ذمے قرار دیئے۔[18]

حق مہر کی ادائیگی:

اگر بیوہ کا مہر ادا نہیں ہو تو دوسرے قرضوں کی مانند سب سے پہلے دَینِ مہر کی ادائیگی کی جائے گی۔ اگر مال اتنا کم ہے کہ مہر ادا کرنے کی صورت میں باقی کچھ نہیں بچتا تو بھی سارے مال سے مہر ادا کیا جائے گا اور ورثا کو حصہ نہیں ملے گا۔

حقِ وراثت:

شریعت اسلام نے بیواؤں کا ان کے شوہروں کی وراثت میں باقاعدہ حصہ مقرر کیا ہے۔

مسلمانوں کو بیواؤں کا نکاح کرنے کی ترغیب:

اسلام نے بیوہ عورتوں کی شادی کروانا مسلمان معاشرے کی ذمہ داری قرار دیا گیا۔

نکاحِ ثانی کا حق و اختیار:

قرآن پاک میں عورت کے جان و مال کی میراث سمجھنے کے قبیح تصور کی مکمل نفی کی گئی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ[19]

"اے ایمان والو! تمہارے لئے حلال نہیں ہے کہ عورتوں کے زبردستی وارث بن جاؤ۔"

محتاجوں اور مسکینوں کے حقوق:

یہودیت

1۔ شریعتِ موسوی میں مسکینوں اور محتاجوں کی حمایت و مدد اور تعاون کے واضح احکامات پائے جاتے ہیں۔[20]

2۔ کھیت کے کناروں اور کٹائی کے دوران گری ہوئی فصل پر بھی مالک کی بجائے ضرورت مند افراد کا حق ہے۔[21]

3۔ محتاجوں اور مساکین کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کی مدد خدا کی رضامندی کا سبب ہے۔اور ایسے نیک افراد جو ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں خود کبھی دوسروں کے محتاج نہیں ہوں گے۔[22]

4۔ محتاجوں اور مسکینوں کی خبر گیری کرنے والوں کو خدا کے نزدیک سچا قرار دیا گیا ہے۔[23]

5۔ کہیں ان کی تعریف کیلئے صاحبِ مروت کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔[24]

6۔ روزے جیسی عظیم عبادت کا حقیقی مقصد ضرورت مندوں کے ساتھ ہمدردی اور تعاون کرنا ہے نہ کہ صرف بھوک اور پیاس برداشت کرکے اپنے اپ کو مشقت میں ڈالنا ہے۔

"کیا یہ وہ روزہ ہے جو مُجھ کو پسند ہے؟ اَیسا دِن کہ اُس میں آدمی اپنی جان کو دُکھ دے اور اپنے سر کو جھاؤ کی طرح جُھکائے اور اپنے نِیچے ٹاٹ اور راکھ بِچھائے؟ کیا تُو اِس کو روزہ اور اَیسا دِن کہے گا جو خُداوند کا مقبُول ہو؟۔ کیا وہ روزہ جو میں چاہتا ہُوں یہ نہیں کہ ظُلم کی زنجِیریں توڑیں اور جُوئے کے بندھن کھولیں اور مظلُوموں کو آزاد کریں بلکہ ہر ایک جُوئے کو توڑ ڈالیں؟۔ کیا یہ نہیں کہ تُو اپنی روٹی بُھوکوں کو کِھلائے اور مِسکِینوں کو جو آوارہ ہیں اپنے گھر میں لائے اور جب کِسی کو ننگا دیکھے تو اُسے پہنائے اور تُو اپنے ہم جِنس سے رُوپوشی نہ کرے؟-----اور اگر تُو اپنے دِل کو بُھوکے کی طرف مائِل کرے اور آزُردہ دِل کو آسُودہ کرے تو تیرا نُور تارِیکی میں چمکے گا اور تیری تِیرگی دوپہر کی مانِند ہو جائے گی۔ ----اور تُو رخنہ کا بند کرنے والا اور آبادی کے لئے راہ کا دُرست کرنے والا کہلائے گا۔"[25]

8۔ تورات میں ضرورت مندوں اور مسکینوں کے ساتھ ظلم کرنے سے سختی سے روکا گیا ہے۔[26]

9۔ غریبوں اور مسکینوں پر ظلم کرنا قہرِ خداوندی کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔[27]

اسلام میں محتاجوں کے حقوق:

مستحق اور ضرورت مند افراد میں قرابت داروں کو اولین ترجیح دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى[28]

" اور اپنا مال دے اللہ کی محبت کی وجہ سے قرابت داروں کو"

اگر غریب قرابت دار ورثاء میں شامل نہ بھی ہوں تو بھی مال وراثت سے ان کی مدد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔[29]

اسلام میں مساکین کے حقوق:

قرآن پاک میں بے شمار مقامات پر مسکینوں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کی پر زور تلقین کی گئی ہے۔[30]

مساکین ایسے افراد ہیں جو بنیادی ضروریات زندگی سے محروم ہیں۔ان کی مدد کرنا فرض ہے۔تاکہ وہ لوگوں سے سوال کرنے کی ذلت سے بچ سکیں۔[31]

تقسیمِ وارثت کے وقت حقیقی ورثا کے علاوہ مساکین کی مدد کرنے کا حکم ہے۔[32]مساکین مالِ غنیمت ، مالِ فئے[33]میں بھی حق دار ہیں۔

اسلام محروم طبقات کے ساتھ ہر ممکن انداز سے شفقت وہمدردی کی تعلیم دیتا ہے۔حتیٰ کہ فدیات اور کفارات کے ضمن مین بھی مسکینوں کو کھانا کھلانے اور لباس فراہم کرنے کا بندوبست کیا گیا ہے۔

قسم توڑنے کا کفارہ[34]،روزے کا فدیہ[35]،صدقہ فطر[36]،حالت احرام میں کسی عذر کی وجہ سے بال منڈوانے یا حالت احرام میں شکار کرنے کے کفارے[37]کی ایک صورت مساکین کو کھانا کھلانا بھی ہے۔زکوۃ کے مصارف میں بھی مساکین شامل ہیں۔[38]

اس مستقل صورت یہ ہے، کہ افراد اور ریاست دونوں اپنی کوششوں سے مسکینوں اور بیواؤں کو خود انحصار بنائیں، اوران کے فقر واحتیاج کی کیفیت کو مستقل طور پر ختم کرنے کے اقدامات کریں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالمِسْكِينِ، كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوِ القَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَار[39]

"بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے، یا رات بھر عبادت اور دن کو روزے رکھنے والے کے برابر ہے۔"

معذوروں کے حقوق:

یہودیت:

1۔ حضرت موسیٰؑ کی شریعت میں ایسے افراد جو کسی معذوری کا شکار ہوں ان کے ساتھ محبت وشفقت اور ہمدردی کرنے احکامات موجود ہیں۔[40]اور جو لوگ معذوروں کے ساتھ شفقت نہیں کرتے انہیں ملعون قرار دیا گیا ہے۔[41]

2- تورات میں اس ضمن میں متضاد بیانات بھی ملتے ہیں۔ کہیں جسمانی معزوری کو ایسا عیب قرار دیا گیا ہے۔ کہ جس سے معذوری ایک گناہ معلوم ہوتی ہے۔ معذور افراد کیلئے مقدس مقامات پر جانے کی ممانعت ہے۔ تاکہ ان کے مقدس مقامات کی بے حرمتی نہ ہو۔[42]

اسلام میں معذوروں کے حقوق:

اسلام دین رحمت ہے۔ جو تمام طبقات انسانی کے ساتھ یکساں طرز عمل کا حامی ہے۔ لہذا وہ طبقات جو کسی بھی پہلو سے کسی کمزور اور محرومی کا شکار ہیں اور اپنے حقوق کے لئے جد وجہد کرنے سے معذور ہوں۔ اسلام انہیں بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔ بلکہ ان کے لئے اللہ رب العالمین کی طرف سے بھی اہم عبادات میں تخفیف اور نرمی کا حکم ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کو بھی معذور افراد کے ساتھ نہایت ہمدردانہ اور مشفقانہ رویے کی تلقین کی گئی ہے۔

نماز جیسی اہم عبادت کیلئے وضو کی شرط میں نرمی فرما کر تیمم کا حکم فرمایا گیا ہے۔[43]، معذوروں اور بیماروں پر روزے کے احکامات میں نرمی کر دی گئی۔ تو وہ اس کا فدیہ دے دیں۔[44] حج جیسی جامع عبادت کیلئے بھی استطاعت کی شرط عائد کی گئی۔ جس میں مالی اور جسمانی ہر طرح کی استطاعت و توفیق شامل ہے[45]، اسی طرح حج کے بعض احکامات میں تخفیف اور نرمی فرمادی گئی۔[46]، جہاد جیسی عظیم الشان عبادت سے معذوروں اور مریضوں کو رخصت دی گئی۔ لیکن ان سے عدم شرکت کا کوئی مؤاخذہ نہیں ہوگا۔[47]

نبی مکرم ﷺ کو معذور افراد کے ساتھ خصوصی شفقت و رحمت فرمانے کا حکم دیا گیا۔ اور ایک نابینا صحابی کی طرف پوری طرح متوجہ نہ ہونے پر یہ نصیحت فرمائی۔

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَىٰ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكّٰٓى أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى[48]

"تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا۔ اس وجہ سے کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا۔ اور آپ ﷺ کو کیا خبر شاید کہ وہ پاکیزہ تر ہو جاتا۔ یا وہ غور و فکر کرتا تو اسے یہ نصیحت نفع پہنچاتی۔

غزوہ تبوک سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ نے ان معذور افراد کے بارے میں جو محض معذوری کی وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے فرمایا:

"مدینے میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم نے کوئی وادی طے نہیں کیا اور کوئی کوچ نہیں کیا، جس میں وہ تمھارے ساتھ نہ رہے ہوں۔ صحابہ نے تعجب سے کہا "کیا مدینے میں رہتے ہوئے۔؟" فرمایا" ہاں

مدینے میں ہی رہتے ہوئے۔ کیونکہ مجبوری نے انہیں روک لیا تھا۔ اور نہ وہ خود طاقت رکھنے والے تھے۔"[49]

قیدیوں کے حقوق:

یہودیت:

تورات میں اسرائیلی و غیر اسرائیلی قیدیوں کے بارے میں یکساں احکامات نہیں ہیں۔ اسرائیلی قیدیوں کے متعلق جانبداری کا رجحان ہے۔

"سو تُم اب میری سُنو اور اُن اسیروں کو جن کو تُم نے اپنے بھائیوں میں سے اسیر کر لیا ہے آزاد کر کے لوٹا دو کیونکہ خُداوند کا قہرِ شدید تُم پر ہے۔[50]

جنگی قیدی عورتوں کے بارے میں تعلیمات:

1۔ تورات میں وہ قیدی عورتیں جو شادی شدہ ہوں انہیں زندہ رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں بلکہ وہ واجب القتل قرار دی گئی ہیں۔[51]

2۔ تورات میں یہودی بادشاہوں کی یہ تاریخ بیان کی گئی ہے کہ۔ کہ وہ مفتوحہ اقوام کی حاملہ قیدی عورتوں کے پیٹ چاک کرنے کو بہادری اور عزت و فخر سمجھتے تھے۔[52]

3۔ صرف ان قیدی خواتین کو زندہ رہنے کی اجازت ہے جو غیر شدی شدہ ہوں۔ اگر کوئی ان سے شادی کا خواہش مند ہو تو شرط یہ ہے کہ وہ اس کے بال منڈوائے، ناخن ترشوائے اور پھر مہینے بعد اس سے نکاح کر لے۔ اگر نکاح کے بعد اس کے ساتھ رہنا پسند نہ کرے تو چھوڑ دے لیکن بطور لونڈی فروخت کرنے کی ممانعت ہے۔[53]

رسول اللہ ﷺ کی قیدیوں کے ساتھ حُسن سلوک کی تعلیمات اور اُسوۂ حسنہ:

اسلام میں قیدیوں کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا گیا اور غزوۂ بدر کے موقع پر یہ قانون بنا دیا گیا۔

فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّى إِذَا أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا[54]

"پھر جب (جنگ کے میدان میں) تم کافروں کے مقابل ہو تو ان کی گردنیں مار دو حتیٰ کہ جب انہیں خوب قتل کر لو تو پھر رسیاں کس کر باندھ دو۔ بعد ازاں یا تو احسان کر کے ان کو رہا کر دو یا ان سے فدیہ لو حتیٰ کہ جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے۔"

جو لوگ جنگ میں شریک نہ ہوں اُن کے متعلق انصاف اور احسان کرنے کی تلقین فرمائی:

احادیثِ مبارکہ میں بھی قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیمات دی گئیں۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فُكُّوا العَانِيَ، يَعْنِي: الأَسِيرَ، وَأَطْعِمُوا الجَائِعَ، وَعُودُوا المَرِيضَ"[55]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا» '' فُكُّوا العَانِيَ« یعنی قیدی کو چھڑایا کرو، بھوکے کو کھلایا کرو، بیمار کی عیادت کرو۔''

اسلام میں غلاموں کے حقوق:

اسلام کا عادلانہ مزاج انسانوں کے مابین رنگ، نسل، مذہب، اور قوم کی بنیاد پر تفریق کی مکمل حوصلہ شکنی کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلام میں صرف ان کفار و مشرکین کو غلام بنانے کا جواز موجود ہے۔ جو جنگ کے میدان میں مسلمانوں سے بر سرِپیکار ہوں۔ اور اس میں بھی فریقِ مخالف کیلئے سہولت اور نرمی کی تعلیم دی گئی ہے۔

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا[56]

"پس جب تم (میدانِ جنگ) میں کفار کے مقابل ہو تو ان کی گردنیں اُڑا دو۔ یہاں تک کے جب انہیں خوب قتل کر چکو تو قید کو مضبوط باندھ لو پھر بعد ازاں یا تو احسان کرو (رہا کر دو) اور یا فدیہ لو یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے۔"

مزید یہ کہ غلاموں کے ساتھ حسن سلوک اور شفقت کی خصوصی تلقین بھی کی گئی ہے۔ غلامی کے خاتمے کے لئے شریعت اسلام میں ہر ممکن اقدامات کئے گئے ہیں۔ اور گناہوں کے کفارے کے طور پر غلام آزاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ کفارہ یمین (قسم توڑنے کا کفارہ)، کفارہ ظہار (بیوی کو ماں کے مثل قرار دینا) اور قتل خطاء کا کفارہ۔

مکاتبت:

غلاموں کی آزادی کی ایک صورت مکاتبت بھی ہے۔[57]

صحابہ کرامؓ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ مکاتبت کی رقم میں سے حسب استطاعت تہائی یا چوتھائی کم کر دیتے تھے۔ مسلمان زکوۃ کی رقم سے بھی غلاموں کی آزادی کے سلسلے میں مدد کر سکتے ہیں۔[58]

اسلام میں آقاؤں اور مالکوں کو غلاموں اور لونڈیوں کے نکاح کا حکم دیا گیا ہے۔اسلام نے مومن غلام اور لونڈی سے نکاح کرنے کی بھی تعلیم دی ہے۔،اسلام نے لونڈیوں سے ناجائز اور حرام کام لینے کی سختی سے ممانعت کی ہے۔

غلاموں کا قصاص لینا:

قرآنِ پاک میں غلاموں کا قصاص لینے کا حکم دیا گیا۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰي ۭ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى------[59]

"اے لوگو جو ایمان والو! تم پر قصاص فرض کیا گیا ہے ان کے بارے میں جو (ناحق) مارے جائیں۔آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔۔۔۔"

غلاموں اور محکوموں کا معیارِ زندگی بہتر بنانا:

حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلاَ تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ[60]

"(تمہارے ماتحت لوگ) تمہارے بھائی ہیں۔اللہ نے (اپنی کسی مصلحت کی وجہ سے) انہیں تمہارے قبضے میں دے رکھا ہے۔تو جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو تو اس کو (بھی) وہی کھلائے جو آپ کھائے اور وہی پہنائے جو آپ پہنے۔اور ان کو اتنے کام کی تکلیف نہ دو کہ ان پر بھار ہو جائے۔اور ان پر اگر کوئی ایسا سخت کام ڈالو تو تم (خود ہی) ان کی مدد کرو۔"

مزدوروں کے حقوق:

عہد نامہ قدیم میں مزدور طبقے کے ساتھ خیر خواہی، محبت، اور مشفقانہ رویہ رکھنے کے احکامات واضح طور پر موجود ہیں۔مزدور کی مزدوری فوری طور پر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔[61] اور اس میں تساہل اور غفلت برتنے کو گناہ تصور کیا گیا ہے۔

"تو اُسی دِن اِس سے پہلے کہ آفتاب غُروب ہو اُس کی مزدُوری اُسے دینا کیونکہ وہ غرِیب ہے اور اُس کا دِل مزدُوری میں لگا رہتا ہے تا نہ ہو کہ وہ خُداوند سے تیرے خِلاف فریاد کرے اور یہ تیرے حق میں گناہ ٹھہرے۔"[62]

عورتوں کے حقوق:

یہودیت میں عورت کا مقام

یہودیت میں عورتوں کے بارے میں تعلیمات میں تضاد ہے، کہیں عورت کو مرد کے مددگار کے طور پر متعارف کرایا گیا ہے۔[63]

بچوں کی تعلیم و تربیت عورت کی ذمہ داری قرار دی گئی۔[64]

عبادت، قربانی اور خدا کی خدمت کے لیے وقف کے معاملے میں مردوں کے ساتھ شریک ہو سکتی تھی۔[65]، کہیں حضرت آدمؑ کے گناہ کی ساری ذمہ داری حضرت حواؑ پر ڈالی گئی ہے۔[66]

"آدم نے کہا کہ جِس عَورت کو تُو نے میرے ساتھ کیا ہے اُس نے مجھے اُس درخت کا پَھل دِیا اور میں نے کھایا۔ تب خُداوند خُدا نے عَورت سے کہا کہ تُو نے یہ کیا کِیا؟ عَورت نے کہا کہ سانپ نے مُجھ کو بہکایا تو میں نے کھایا۔"[67]

تورات کے مطابق عورت ناپاکی کا مجموعہ ہے۔ حیض و نفاس کی حالت میں بے جا پابندیاں، امتیازی سلوک[68] اور کفارے کے احکامات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ فطری نظام نہیں بلکہ یہ عورت کا گناہ ہے اور اسے اس کا کفارہ ادا کرنا ہے۔[69]، عورت کے ساتھ صنفی امتیاز اس حد تک ہے کہ لڑکے کی پیدائش کی بہ نسبت لڑکی کی پیدائش پر نجاست دُگنی ہے۔[70]

عورت کا حقِ وراثت:

تورات میں عورت کے حقِ وراثت کے بارے میں غیر منصفانہ تعلیمات میں موجود ہیں۔

1. عورت (بیٹی) صرف ایک ہی صورت میں وراثت کی حق دار ہے اگر بیٹا نہ ہو۔ بیٹوں کی موجودگی میں بیٹیوں کے حقِ وراثت کا کوئی تصور نہیں ہے۔ مزید یہ کہ عورت کی دیگر حیثیتوں مثلاً بیوی، ماں اور بہن کی وراثت میں حصے کے بارے میں بائبل خاموش ہے۔[71]
2. عہد نامہ قدیم کے مطابق بیٹیوں کی وراثت کے بارے میں ایک شرط یہ بھی عائد کی گئی اگر ان کی شادی بنی اسرائیل کے قبائل میں ہو تو وہ وراثت کی حق دار ہوں گی۔[72]

بیواؤں کے نکاح کا حکم

تورات کے مطابق بیوہ عورت کو نکاح ثانی کا حق صرف اسی صورت میں ہے۔ کہ وہ اپنے مرحوم شوہر کے بھائی کے ساتھ نکاح کرے۔ کسی اجنبی کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت نہیں ہے۔[73]

میدان جنگ میں عورت کی حرمت

یہودی بادشاہ مفتوحہ اقوام کی حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کروانا قابل فخر سمجھتے تھے۔[74]

یہودیت میں عورت بحثیت ماں:

حضرت موسیٰؑ کی شریعت میں ماں کی فرمابرداری، عزت اور ڈر فرض تھا۔[75]

نافرمان اولاد کی سزا یہ تھی کہ شہر کے بزرگ اسے سنگسار کردیں۔[76]

عورت بحثیت بیوی:

تورات کے مطابق عورت مرد کی محکوم ہے،[77] اور شوہر کو بیوی پر ظلم کرنے سے منع کیا گیا ہے۔[78]

مظلوم عورت کا حق:

اگر کوئی مرد کسی عورت کی بے حرمتی کرے۔ تو وہ اس سے نہ صرف نکاح کرنے کا پابند ہوگا۔ بلکہ اسے عمر بھر طلاق دینے کی اجازت نہ ہوگی۔ مزید یہ کہ وہ اسے اس کا حق مہر دے گا اور اس کے باپ کو ہرجانہ ادا کرے گا۔[79]

اسلام میں عورتوں کے حقوق:

معاشرے کے ستم رسیدہ، کمزور اور مظلوم طبقات میں سے کمزور طبقہ عورت بھی تھا۔ جس کے حقوق کی مدھم سی بازگشت اگرچہ آسمانی مذاہب میں ابھی بھی موجود ہے مگر اسلام سے قبل تمام معاشروں میں ذلت و رسوائی اس کا مقدر تھی۔ دنیا کے برے بڑے فلسفی اس مخلوق کے انسان ہونے پر بھی شکوک و شبہات کا شکار رہا۔ اسے زندہ رہنے کا کوئی حق حاصل نہ تھا۔[80]، قرآن پاک میں اولاد خاص کر بیٹی کو معاشی ذمہ داریوں کی وجہ سے قتل کرنے سے منع فرمادیا گیا ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا[81]

اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرنا۔ (کیونکہ) ان کو اور تم کو ہم ہی رزق دیتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ ان کا مار ڈالنا بڑا سخت گناہ ہے۔

عن ابن عباس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" من كانت له انثى فلم يئدها ولم يهنها ولم يؤثر ولده عليها، قال يعني الذكور ادخله الله الجنة[82]"

عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "جس کے پاس کوئی لڑکی ہو اور وہ اسے زندہ درگور نہ کرے، نہ اسے کمتر جانے، نہ لڑکے کو اس پر فوقیت دے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔"

اسلام نے عورت کو نہ صرف زندہ رہنے کا حق دیا، بلکہ اس کی عزت و عصمت کے تحفظ کا بھرپور اہتمام کیا اور پاک دامن عورتوں کو تہمت لگانے کو قابل سزا جرم قرار دیا اور اس کی حد مقرر کی۔ اس جرم کی سنگینی کو مزید واضح کرنے کیلئے ایسے افراد کو دنیا اور اخرت میں لعنت کا مستحق ٹھہرایا گیا۔ اور انہیں اُخروی عذاب کی وعید سنائی گئی۔ شریعتِ اسلام میں نہ صرف آزاد عورتوں بلکہ لونڈیوں کی عفت و عصمت کی حفاظت کی بھی تلقین فرمائی گئی ہے۔ عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق دیے گئے۔ قصاص کے مقابلے میں بھی مرد اور عورت میں کوئی امتیاز روا نہیں رکھا گیا۔

عورت کا حق دیت:

قرانِ پاک میں بے شمار مقامات پر مرد اور عورتوں کو مساوی طور پر مخاطب کیا گیا ہے۔[83]

مذہبی، معاشی اور معاشرتی معاملات میں انہیں مرد کے متوازی حقوق عطا کیے گئے۔ عبادات میں سہولت اور رعایت دی گئی۔

نماز میں رعایت:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بُيُوتِهِنَّ[84]

"عورتوں کی سب سے بہترین مسجد ان کے گھر کا آخری کمرہ ہے۔"

اسی طرح آپ ﷺ نے اُم حمید زوجہ ابو حمید ساعدی سے جنہوں نے آپ ﷺ کی معیت میں نماز ادا کرنے کی اجازت طلب کی انہیں ان کے گھر نماز پڑھنے کا حکم دیا۔[8685]

جہاد میں شرکت سے رعایت:

اسلام نے عورتوں کو جہاد میں شرکت کرنے کی رعایت دی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حج اور عمرہ کو جہاد کے برابر قرار دیا ہے۔[87]

صدقہ و خیرات کا حق:

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں۔

"ہم سب میں حضرت زینب کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتیں اور صدقہ دیتیں تھیں۔[88]

حضرت زینب زوجہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے بارگاہِ رسالت میں اپنے شوہر اور اپنے زیر تحویل چند بچوں پر خرچ کرنے کے بارے مین دریافت کیا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں دوگنے ثواب کی بشارت دی ایک قرابت داری کا اور دوسرا خیرات کرنے کا۔[89]

نان نفقے کا حق دار قرار دیا گیا۔[90]

وراثت میں حقدار:

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا۔ [91]

جو مال ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں تھوڑا ہو یا بہت۔ اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی یہ حصے (خدا کے) مقرر کئے ہوئے ہیں

ماں کے حق وراثت کی تین صورتیں ہیں۔

اگر میت کے اولاد ہو تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور اگر اولاد نہ ہو تو ماں کا حصہ ایک تہائی ہوگا۔ اگر میت کے بھائی بھی ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔[92] اسلام نے بیٹی کو بھی وراثت کا حق دار قرار دیا ہے۔ دو لڑکیوں کا حصہ ایک لڑکے کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہوں (دو یا دو سے زیادہ) تو کل ترکہ میں انہیں دو تہائی حصہ ملے گا اور اگر ایک لڑکی ہو تو اسے نصف حصہ ملے گا۔[93]

اسلام نے نانی اور دادی کا چھٹا حصہ مقرر کیا ہے۔ جب میت کی ماں موجود نہ ہو اور باپ کی موجودگی میں دادی محروم ہو جاتی ہے لیکن نانی وارث بنتی ہے۔ اگر نانی اور دادی دونوں وارث ہوں مساوی منقسم ہوگا۔ قریب کی دادی اور نانی بعید کو محروم کر دیتی ہیں۔[94]

معاشی جدوجہد کا حق:

اُم المومنین حضرت خدیجہ بنتِ خویلد مضاربت کی بنیاد پر تجارت کیا کرتی تھیں۔ حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ بنت خویلد چمڑے کی کھال کی تجارت کیا کرتی تھیں۔[95]

تعلیم حاصل کرنے کا حق:

قرآن پاک میں سورہ الاحزاب میں براہ راست عورتوں کو مخاطب کر کے شریعت کے احکام و مسائل سیکھنے کا حکم دیا گیا۔[96]

رسول پاک ﷺ نے سورہ النور کے متعلق ارشاد فرمایا۔

وَعَلِّمُوا نِسَاءَكُمْ سُورَةَ النُّورِ[97]

اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کی تعلیم کے لیے ایک دن مقرر فرمایا تھا۔[98]، رسول پاک ﷺ نے خواتین کو مساجد میں جانے سے روکنے کی ممانعت فرمائی۔[99]، عورتیں دونوں عیدوں کی نماز میں بھی شریک ہوتی تھیں۔[100]

رسول پاک ﷺ نے ازواج مطہرات کی تعلیم و تربیت کا خصوصی اہتمام فرمایا۔ازواج مطہرات کے حجرے مسجد نبوی ﷺ کے ساتھ متصل تعمیر کرانے کی وجہ ہی یہ تھی کہ وہ آپ ﷺ کے خطبات کو براہ راست سن لیں۔

آپ ﷺ اسفار میں بھی ازواج مطہرات کو شریک رکھتے تھے۔ جس کا ایک بڑا مقصد تعلیم و تربیت ہوتا۔اس مقصد کیلئے آپ ﷺ قرعہ اندازی کے ذریعے ازواج مطہرات کو ساتھ لے جانے کیلئے منتخب فرماتے۔[101]

اسی طرح حجۃالوداع کے سفر میں بھی اکثر ازدواجِ مطہرات آپ ﷺ کے ساتھ موجود تھیں۔[102]

ڈاکٹر یسین مظہر صدیقی نے مکی اور مدنی ادوار میں بارگاہ رسالت مآب ﷺ صحابیات کی مسلسل حاضری کے واقعات نقل کئے ہیں۔جو مختلف مسائل کے حل کے سلسلے میں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتی تھیں۔ان میں سب سے اہم مقصد دین کا فہم وادراک حاصل کرنا تھا۔[103]، حضرعائشہ سے روایت ہے کہ:

"انصاری عورتیں کیا خوب تھیں کہ ان کو حیاءدین کے سمجھنے سے نہیں روکتی تھی۔"[104]

حضرت سبیعہ بنت حارث بھی حاملہ بیوہ کی عدت کا مسئلہ پوچھنے کیلئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں۔[105]،

اسلام نے عورت کو ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی حیثیت سے باوقار مقام عطا کیا۔

معلم انسانیت حضرت محمد ﷺ نے عورت کو یہ حق دیا ہے کہ وہ اگر عاقل و بالغ ہے تو جس شخص سے چاہے شادی کرے، اس کا زبردستی نکاح کرنا حرام ہے، کنواری لڑکی کی شادی ہو یا مطلقہ و بیوہ کی شادی، عورت کی اجازت ازبس ضروری ہے۔[106]، اپنے نکاح پر حضرت بنت خدامؓ نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ تو آپ ﷺ نے اس نکاح کو رد کر دیا۔[107]، نکاح کے ساتھ ساتھ اسلام نے عورت کیلئے حق مہر بھی متعین کیا ہے۔[108]، یہ اس لئے ہے کہ عورت کی برتری اور اہمیت قائم ہو۔مہر کی کوئی مقدار مقرر نہیں بلکہ یہ اس کا انحصار مرد کی معاشی حیثیت پر ہے۔اسی طرح عورت کی گواہی کو بھی معتبر قرار دیا گیا۔[109]

میدانِ جنگ میں بھی شرکت کی اجازت دی گئی۔ عائشہ بنت ابو بکر اور حضرت اُم سلیم [110]، حضرت ام عمارة نسیبہ بنت کعب [111]، اُم سلیط [112] مجاہدین کو پانی پلانے کیلئے مشکیزے بھر کر لانے کی خدمات، حضرت ام عطیہ انصاریہ [113]، ربیع بنت معوذ بن عفراء [114]، امیمہ بنت قیس [115]، اُم اشجعیہ [116] کے علاوہ متعدد صحابیات [117] کی زخمیوں کو کھانا کھلانے اور ان کی تیمار داری کرنے کے فرائض اور حضرت رفیدہ [118] اور حضرت کعیبہ بنت سعدؓ [119] کی غزوات میں بطور طبیب و جراح شرکت فرمانے کے واقعات کتبِ سیر میں موجود ہیں۔

نتائج تحقیق:

- یہودیت میں جنگی قیدیوں کے احکامات دیئے گئے ہیں بلکہ وہ افراد جو جنگ میں شریک نہیں انہیں بھی زندہ رہنے کا حق نہیں دیا گیا۔ جبکہ اسلام میں قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ عہدِ رسالت میں قیدیوں کے ساتھ خیر خواہی اور انہیں بغیر فدیہ لئے رہا کر دینے کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔
- یہودیت میں عورتوں کے بارے میں تعلیمات تضاد سے بھر پور ہیں۔ عورت وراثت کی حقدار صرف اسی صورت میں ہے جب کوئی کوئی مرد وارث موجود نہ ہو۔ عورت کی دوسری شادی کا تصور موجود ہے لیکن بیوہ یا مطلقہ ہونے کے بعد سابقہ پہلے شوہر سے نکاح کی ممانعت ہے۔ اجنبی عورتوں سے نکاح ناجائز قرار دیا گیا ہے جبکہ اسلام میں مرد و عورت کو مساوی حقوق دیئے گئے ہیں۔
- یہودیت میں معذوروں کو مقدس مقامات پر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ جبکہ اسلام میں معذوروں کے ساتھ خصوصی شفقت و محبت کی تعلیمات دی گئی ہیں اور انہیں کسی بھی حق سے محروم نہیں رکھا گیا ہے۔
- یہودیت میں غلاموں کی خرید و فروخت کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ اس کا باقاعدہ حکم دیا گیا ہے۔ جبکہ اسلام میں غلاموں کی آزادی باعثِ اجر و ثواب قرار دی گئی ہے۔
- یہودیت میں فقراء و مساکین اور محتاجوں کی مدد کرنے کا تصور موجود ہے لیکن اسلام نے ان مظلوم طبقات کی مدد کی نہ صرف تعلیمات دی ہیں۔ بلکہ زکوٰۃ و صدقات کے ذریعے اسے باقاعدہ قانون بنا دیا ہے۔

حوالہ جات و حواشی

[1] گنتی 5: 31-462

Numbers 25: 31-46

[2] یعقوب 13:2

James 2: 13

[3]القرآن04:75

Al-Qurān, 04:75

[4]امام مسلم، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، دار التراث العربی، بیروت، 1412ھ، حدیث نمبر2066۔

Imām Muslim,Muslim Bin Hajāj,Sahih Muslim,DārulTuras al Arbi ,Berut, 1412, Hadith#2066

[5]امام نسائی احمد بن شعیب، سنن نسائی، مکتبہ مطبوعات اسلامیہ، 1406ھ، حدیث نمبر۔2565

ImāmNisāi Ahmad Bin Shoaib, SunanAl-Nisāi (Halab: Maktab al Matboāt alIslāmia, 1406 Hijri), Hadith # 2565

[6]خروج ۲۲:۲۲-۲٤

Exodus22: 22-24

[7]امثال ۲۳:۱۰ ملاکی ۳:۵

Proverbs 23: 10,Malachi3: 5

[8]استثناء ۲٤:۱۹-۲۲

Deuteronomy 24: 19-22

[9]القرآن02:83-85

Al-Qurān, 02:83-85

[10]القرآن02: 177

Al-Qurān, 02: 177

[11]القرآن89: 17

Al-Qurān, 89: 17

[12]القرآن04: 36

Al-Qurān, 04: 36

[13]امام مسلم۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر1826-

Imām Muslim,Sahih Muslim,Hadith#1826

[14]مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2008، ج2، 282-284-

Mufti Muhammad Shafi, MoārifulQurān,MaktbaMoārifulQurān, Karachi, 2:282-284

[15]القرآن04: 03, 127 ,

Al-Qurān, 04: 03, 127

[16]امام بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، دار الصدیق للنشر والتوزیع، المملکۃ العربیۃ السعودیہ، 1418ھ، حدیث نمبر5304-

ImāmBukhāri,Muhammad Bin Ismail, SahihBukhāri, Dar ulSiddique Lil NasharwalEshāt, Hadith#5304

[17]القرآن02:234

Al-Qurān, 02:234

[18]القرآن65:6
Al-Qurān, 65:6

[19]القرآن19 :04
Al-Qurān, 04: 19

[20]۔استثناء11:15،یسعیاہ7:58
Deuteronomy15: 11Isaiah 58: 7

[21]احبار19:9-10
Leviticus19: 9-10

[22]زبور ۱ ٤:۱-۳مزید دیکھیں امثال ١٤:٢١ ,امثال،17:19
Psalms 41:1-3, Proverbs 41: 21, Proverbs 19 : 17

[23]حزقی ایل ۱۸:۷
Ezekiel 18: 07

[24]یسعیاہ32:6-8
Isaiah 32: 6-8

[25]ایضاً،۵۸:۵-۱۲
Ibid 58: 5-12

[26]ایضاً،۳:۱۵،یسعیاہ،10:1-2
Isaiah3: 15, 10: 02

[27]حزقی ایل22: 29-31
Ezekiel 22: 29-31

[28]القرآن177 :02
Al-Qurān, 02: 177

[29]القرآن08 :04
Al-Qurān, 04: 08

[30]القرآن02:177, 215
Al-Qurān, 02:177, 215

[31]ابن کثیر، عمر بن اسماعیل، تفسیر ابن کثیر، مکتبہ قدوسیہ،لاہور،2008،1:256
Ibn e Kasir, TafseerIbn e Kasir , MatbahQudusia, Laore,2008,1:256-

[32]القرآن08 :04
Al-Qurān, 04: 08

[33]القرآن59:7
Al-Qurān, 59:7

[34]القرآن89 :5

Al-Qurān, 5: 89

[35]امام بخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر 4505-

ImāmBukhāri,SahihBukhāri,Hadith#4505

[36]امام ابوداود، سلیمان بن اشعث، سنن ابوداود، المکتبہ العصریہ، بیروت، حدیث نمبر 1609-

Imām Abu DaudSulaimān Bin Ash'ass- Sunan Abu Daud- Maktba Al-Asria, Berut, Hadith#1609

[37]القرآن 02:196

Al-Qurān, 02:196

[38]القرآن 09:60

Al-Qurān09:60

[39]امام بخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر 5353-

ImāmBukhāri,Sahih Bukhāri,Hadith#5353

صحیح مسلم میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ، وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ، ("وہ ایسے نفل پڑھنے والے کی مانند ہیں جو تھکتا نہیں ہے۔ اور ایسے (نفلی) روزہ دار کی مانند ہے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہو۔") Imām Muslim bin HujjajQushairi,Sahih Muslim, Beruit: Dar ulAhya, Hadith # 2982

[40]احبار ۱۹:۱٤

Leviticus 19:14

[41]استثناء ۲۷:۱۸

Deuteronomy27: 18

[42]احبار ۲۱:۱۶-۲۳

Leviticus 21: 16-23

[43]القرآن 5:06

Al-Qurān, 5:06

[44]امام بخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر 4505-

ImāmBukhari,Sahih Bukhari,Hadith#4505

[45]القرآن 03: 97

Al-Qurān, 03: 97

[46]القرآن 02:196

Al-Qurān, 02:196

[47]القرآن 09:91

Al-Qurān, 09:91

[48]القرآن 80: 1-4

Al-Qurān80: 1-4

[49]امام النووی، یحیی بن شرف النووی، ریاض الصالحین، موسستہ الرسالہ، بیروت، 1419ھ، ج1، ص30-

ImāmNavvi, MohiUddinYahya Bin Sharaf, Riāz us Salehin(Beruit: MoasasāturRisālat, 1419 Hijri), 1:30

[50]تواریخ ۲۸:11، 14-۱۵

Chronicles 28: 11, 14-15

[51]گنتی 31: 17-18

Number31: 17-18

[52]یسعیاہ 13: 16

Isaiah13: 16

[53]۔استثناء 21: 10-14

Deuteronomy   21: 10-14

[54]القرآن 47: 04

Al-Qurān47: 04

[55]امام بخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر 3046-

ImāmBukhāri, SahihBukhāri,Kitaab,Hadith# 3046

[56]القرآن 47:04

Al-Qurān 47:04

[57]القرآن 24:33

Al-Qurān, 24:33

[58]مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ج6، س415-

Mufti Muhammad Shafi, MoārafulQurān, 6: 415

[59]القرآن 02:178

Al-Qurān, 02:178

[60]امام بخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر 30-

ImāmBukhāri,Sahih, Bukhāri,Hadith#30

[61]ملاکی 3: 5

Malachi 3: 5

[62]استثناء 24:15

Deuteronomy24:15

[63]پیدائش 2: 20

Genesis 2: 20

[64]امثال 1:8, 6: 20

Proverbs 1: 81: 8, 6: 20

[65]گنتی 2:6

Numbers2:6

[66]پیدائش 3،5-4:

Genesis3:4-5

[67]پیدائش 3:12-13

Genesis 3:12-13

[68]احبار 15:19-27

Leviticus 15:19-27

[69]احبار 15:19-30

Leviticus 15:19-30

[70]احبار 12: 1-5

Leviticus 12: 1-5

[71]گنتی 27:08

Numbers 27:08

[72]گنتی 36:02

Numbers36:02

[73]استثناء 25:05

Deuteronomy 25:05

[74]گنتی 31: 17-18

Numbers 31: 17-18

[75]خروج 20: 12

Exodus 20: 12,

[76]استثناء 21: 18-21

Deuteronomy21: 18-21

[77]پیدائش 3:16

Genesis3:16

[78]ملاکی 2:15-16

Malachi2:15-16

[79]استثناء 22:29

29. Deuteronomy 22

[80]القرآن 81:8-9

Al-Qurān, 81:8-9

[81]القرآن 17: 31

Al-Qurān, 17: 31

[82]،امام ابوداود، سنن ابوداود، مکتبہ عصریہ، بیروت، س ن، حدیث نمبر5146-

Imām Abu Daud, Sunan Abu Daud Hadith#5146

[83]القرآن92: 1-4, 49: 11, 33: 36, 73, 9-67-68, 48:6

Al-Qurān, 92: 1-4, 49: 11, 33: 36, 73, 9-67-68, 48:6

[84]امام احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل، موسسۃ الرسالہ، بیروت، 1421ھ، حدیث نمبر26542-

Imām Ahmad Bin Hanmbal ‹Musnad Ahmad Bin Hanmbal(Beruit: MoasasātulRasālah, 1421Hijri), Hadith#26542

[85]امام احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل، حدیث نمبر27090-

Imām Ahmad Bin Hanmbal, Musnad Ahmad Bin Hanmbal, Hadith # 27090

[86]،امام ابوداود، سنن ابوداود، حدیث نمبر1067-

Imām Abu Daud, Sunan Abu Daud Hadith#1067

[87]امام ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، دار الاحیا العربیہ، حلب، حدیث نمبر2901-

ImāmIbn e Māja Abu Abdullah Muhammad Bin Yazeed, SunanIbn e Maja,(Halab: Dar ulAhyaalkutubulArbaia), Hadith # 2901-

[88]امام مسلم۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر2452-

ImāmMuslim,SahihMuslim,Hadith# 2452

[89]امام بخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر1466-

ImāmBukhāri,Sahih Bukhāri,Hadith#1466

[90]القرآن04: 34

Al-Qurān, 04: 34.

[91]القرآن04: 07

Al-Qurān, 04: 07.

[92]القرآن04: 11

Al-Qurān, 04: 11.

[93]القرآن04: 11

Al-Qurān, 04: 11.

[94]امام ترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، دار العرب الاسلامی، بیروت، 1998، حدیث نمبر2894-

ImāmTirmazi, Sunan Al-Tirmazi, Hadith # 2894

[95]ابن کثیر، محمد بن اسمائیل بن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج8، ص266-

Ibn e Kasir, TafseerIbn e Kasir,8:266

[96]القرآن33:34

Al-Qurān, 33:34

[97]البیہقی، احمد بن حسین، شعبۃ الایمان، دار السلفیہ، ممبئی، 1423ھ، ج4، ص77-

Al-Bayhaqi, AḥmadibnḤusayn, ShoabulAiman (Bombay: Dar us Salfia. 1423 hizjri), 4: 77

[98] امام بخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر 7310-

ImāmBukhāri,SahihBukhāri,Hadith# 7310

[99] امام بخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر 900-

ImāmBukhāri,Sahih Bukhāri,Hadith#900

[100] امام مسلم۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 890-

Imām Muslim,SahihMuslim,Hadith#890

[101] امام بخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر 2593-

ImāmBukhāri,Sahih Bukhāri,Hadith#2593

[102] امام بخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر 294-

ImāmBukhāri,Sahih Bukhāri,Hadith#294

[103] یسین مظہر صدیقی، نبی اکرم ﷺ اور خواتین ایک سماجی مسئلہ، نشریات، لاہور، 2008، ص 59-

Muhammad YasinMazharSiddiqui, NabiAkram ﷺ aurKhawateenaikSmajiMutālea, (Lahore: Nashriyat, ء2008), 59

[104] امام مسلم، صحیح مسلم، حدیث نمبر 332-

ImāmMuslim,SahihMuslim,Hadith#: 332

[105] امام بخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر 3391-

ImāmBukhāri,SahihBukhāri,Hadith#3991

[106] امام مالک، مالک بن انس، موطا، دار الاحیا التراث العربی، بیروت، 1406ھ، حدیث نمبر 04-

ImāmMālik,Mālik bin Anas bin Mālik, Moatā (Beruit: Dar ulAhya, 1406 Hijri), Hadith # 04

[107] امام بخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر 6969-

ImāmBukhāri,SahihBukhāri,Hadith6969

[108] القرآن 04:24

Al-Qurān, 04:24

[109] القرآن 02:282

Al-Qurān, 02:282

[110] امام بخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر 2880-

[111] ابن سعد، محمد بن سعد، طبقات ابن سعد، نفیس اکیڈمی، کراچی، س ن، ج 8، ص 271،270-

Muhammad Bin Sād, TabqatIbn e Sād,Nafees Academy, Karachi, 8: 270-271

[112] امام بخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر 2881-

ImāmBukhāri,SahihBukhāri,Hadith#2881

[113] امام مسلم۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 1812-

Imām Muslim, Sahih Muslim, Hadith#1812

[114] امام بخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر2882-

ImāmBukhāri,SahihBukhāri,Hadith#2882

[115] ابن اثیر، علی بن محمد، اسد الغابہ فی معارفۃ الصحابہ-ج11، ص770-

Ibn e Aseer, UsdulGhaba fi Maarafattes Sahāba,11:770

[116] امام ابوداود، سنن ابوداود، حدیث نمبر2729-

Imām Abu Daud, Sunan Abu Daud، Hadith#2729

[117] الازہری، محمد کرم شاہ، ضیاالنبی، ضیاالقرآن پبلشرز، لاہور، ج4، ص39،240-

Al-Azharī, Pir Muhammad Karam Shah, Zia-ul-Nabi, (Lahore: Zia-ul-Qurān Publications), 4: 239-240

[118] ابن اثیر، علی بن محمد، اسد الغابہ فی معارفۃ الصحابہ-ج11، ص825-

Ibn e Asir, AsdulGaba fi Ma'arfat us Sahaba, 11: 825

[119] ابن سعد، محمد بن سعد، طبقات ابن سعد، ج4، ص207-

Muhammad Bin Sād, TabqātIbn e Sād, 4: 207